السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گذارش ہے کہ مروجہ ہڑتال احتجاجاً کاروبار اور تجارتی مراکز بند رکھنا جلوس نکالنا سڑکوں پر پتلے اور ٹائر جلانے کی کتاب وسنت کی روشنی میں کیا حیثیت ہے ؟

بعض علماء اس مذکورہ احتجاج کو صحیح اور جائز کہتے ہیں دلیل کے طور پر بیعت رضوان اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احتجاج قرار دیتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مروجہ نظام حکومت چونکہ استعماری قوتوں کی پیداوار ہے اس کے کارہائے نمایاں میں سے یہ ہے کہ مطالبات تسلیم کرانے کےلیے درج بالا چیزیں ضروری اجزاء کی حیثیت رکھتی ہیں اس کے بغیر ان کے زعم کے مطابق نعرہ جمہوریت نامکمل اور ناتمام ہے اس کے برعکس اسلام ایسی لاقانونیت کا قطعاً حامی نہیں اس کی سنہری تعلیمات میں سے ہے :

لَا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ ﴿٢٧٩﴾... سورة البقرة

"یعنی تم کسی کو نقصان نہ دو اور نہ دوسرا کوئی تم کو نقصان پہنچائے ۔"

مقصد یہ ہے کہ پیمانہ عدل وانصاف تھامے رکھو ارشاد باری تعالی ہے ۔

اعدِلوا هُوَ أَقرَبُ لِلتَّقوىٰ ﴿٨﴾... سورة المائدة

انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے ۔"

ظاہر ہے جہاں عدل کا ترازو قائم ہو گا وہاں ایسے احتجاجات اور واویلے کی نوبت نہیں آئے گی بلکہ حکمران یتیموں بیواؤں اور بے بس مظلوموں کے پہلو میں کھڑے اور ان کے دروازوں پر دستک دیتے ہوئے نظر آئیں گے یقین نہ آئے تو عمرین (عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ) کے مثالی نظام حکومت کا مطالعہ کیجیے یہ جھلک آپ کو بڑی واضح نظر آئے گی ۔ قصہ بیعۃ الرضوان " سے مروجہ طریق احتجاج پر استدلال کرنا جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے نعوذ باللہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیعت کے انعقاد سے کافروں سے احتجاج کیا تھا ؟ جو عقلاً نقلاً غیر معقول اور آپ کی شان سے بہت فروتر ہے یہ بیعت تو اس عہد وفاداری کی تجدید تھی جو بندوں نے اپنے اللہ سے کر رکھا تھا اس کا مخلوق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں مقام غور وفکر ہے کہ اس سے مروجہ طریق احتجاج کا جواز کیسے نکل آیا ؟

اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے امور کا ارتکاب دراصل خواہشات کے پجاریوں کی سنن کا احیاء ہے اور یہ وہاں ہو گا جہاں عدل وانصاف کی بجائے ظلم وستم کا دور دورہ ہو گا اللہ رب العزت ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق بخشے ۔ آمین !

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص692

محدث فتویٰ